سوال

(155) نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب باجماعت ہوچکی ہے، جب وقت قضا ہوااور عشاء کی نماز کا وقت آگیا تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا باجماعت مع اذان واقامت کے پڑھی۔ ایسی صورت میں ان کو نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے ساتھ اذان واقامت کے یا بغیر جماعت کے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ہوچکی تھی تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، بلکہ جواز ثابت ہے، ابوداؤد ترمذی میں ابوسعید سے مروی ہے۔ ان[1] رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یتصدق علیٰ ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القم فصلی معہ۔

نیل الاوطار میں ہے:

(ترجمہ) ''ترمذی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہوجائے اس میں کوئی قوم دوبارہ جماعت کراسکتی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے۔''

دار قطنی میں ہے:

''جس مسجد میں جماعت ہوچکی ہو اس میں دو یا تین یا زیادہ مرتبہ جماعت جماعت کی تکرار بلا کراہت جائز ہے۔ اسی پر صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا عمل ہے اور مکروہ کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور یہ قول ضعیف ہے۔''

پس صورت مسئولہ میں ان کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیے، رہی یہ بات کہ اذان واقامت ہو یا نہ ہو، سو ادائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہوچکی ہو، کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا، ہاں فعل حضرت انسؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہونا چاہیے صحیح بخاری میں ہے۔ جاء انس الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعة رواہ البخاری معلقا۔ یعنی حضرت انسؓ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہوچکی تھی، پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی اور قضا فوایت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث لیلة العریس وحدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔ فامر[2] بلال فاذن واقام۔ نیل الاوطار میں ہے۔ استدل بالحدیث علی مشروعیة الاذان والاقامة فی الصلوة القضیة وقد ذھب الی استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والنصار وابو حنیفة واحمد بن حنبل وابو ثور۔ عالمگیریہ میں ہے۔ من[3] فاتتہ صلوٰة فی وقتھا نقضاھا اذن لھا

واقام واحد اکان او جماعة کذافی المحیط۔ اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوایت ہوتی ہے، اذان ہوچکی ہو، یا نہ ہوئی ہو، تاکہ یہ نماز قضا موافق ادا کے ہو۔ واللہ اعلم ۔ حررہ محمد عبدالحق ملتانی عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جماعت ہوچکی تھی، آپ نے فرمایا: کوئی اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے، تو ایک آدمی نے اُٹھ کر اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

[2] بلال کو حکم دیا، اس نے اذان کہی اور تکبیر پڑھی۔

[3] اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ جماعت ہوجانے کے بعد اذان اور اقامت مشروع ہے، امام ابوحنیفہ، ناصر، قاسم، ہادی، احمد بن حنبل اور ابوثور اسکو مستحب جانتے ہیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01